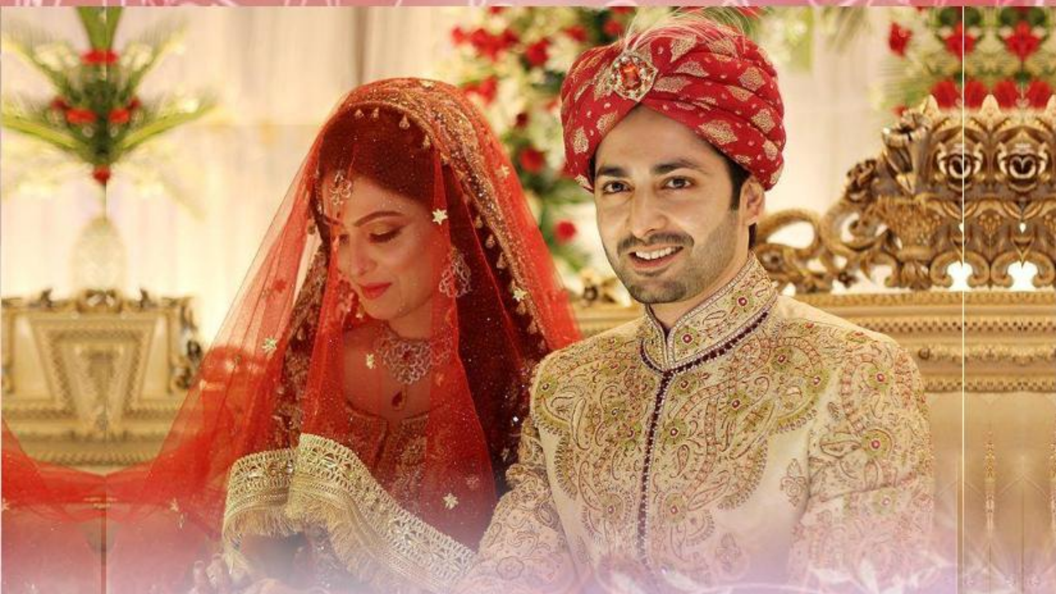

نکاح نامہ

شق نمبر	عنوان	شق نمبر	عنوان
۱،۱۲	شادی کا مقام	۱۱	شادی کے گواہ
۲۳	نکاح خواں	۱۳،۱۲،۱۵،۱ء	حق مہر کی رقم
۲۲_۲۵	نکاح رجسٹر کروانا	۱۷	خاص شرائط اگر لاگو ہوں تو
۲،۲	دلہا اور دلہن کا نام	۱۸،۱۹	بیوی اور شوہر کا حق طلاق اور شرائط
۳،ء	دولہا اور دلہن کی عمر اور تاریخ پیدائش	۲۰	مہر و نان نفقہ سے متعلق دستاویزات
۵،۱۵الف	دلہن کی سابقہ ازدواجی حیثیت	۲۱،۲۲	دلہا کی پہلی بیوہ اور شادی کی اجازت
۹_۷	دولہا اور دلہن کے وکیل	۲۱الف،ب	آیا دولہا رنڈوا یا طلاق یافتہ ہے
۱۰،۸	وکیل کے گواہ		اور بچوں کی تفصیل

نکاح کیا ھے ؟

نکاح ایک شرعی اور قانونی معاہدہ ہے جس کی رو سے مرد اور عورت معاشرے میں میاں اور بیوی کی حیثیت سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ایک مکمل اور جامع نکاح نامہ نہ صرف شادی کو باعزت بناتا ہے بلکہ میاں بیوی کے مساوی حقوق کی پاسداری بھی کرتا ہے۔

یہ جاننا سب سے ضروری ہے

☆ نکاح نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کوئی شق پہلے سے کاٹی یا بھری تو نہیں گئی اگر ایسا ہے تو ایک نیا فارم حاصل کریں۔

☆ نکاح خواں / رجسٹرار آپکو صحیح فارم مہیا کرنے کا پابند ہے۔

☆ نکاح سے پہلے نکاح نامہ کے چاروں پرتوں کو بھرنا ضروری ہے۔

☆ نکاح نامہ کی تمام شقوں پر تفصیلی بحث کرنے کیلئے ضروری ہے کہ نکاح سے پہلے تمام باتیں طے کر لی جائیں۔

شادی کا مقام اور تاریخ

☆ مکمل پتہ تحریر کرنا نہایت ضروری ہے۔

☆ یہ پتہ اسی یونین کونسل کا ہونا چاہیے جہاں نکاح ہوا ہے۔

☆ اسی پتے پر سے نکاح خواں کا انتظام کیا جائے۔

☆ یاد رہے جس یونین کونسل میں نکاح ہوا وہیں نکاح رجسٹر ہو سکتا ہے۔

☆ یہیں سے رجسٹرڈ نکاح نامہ کی کاپی حاصل کی جا سکتی ہے۔

☆ یہیں سے نکاح سے متعلق تحقیقات ہو سکتی ہیں۔

نکاح خواں

عموماً نکاح خواں دلہن کی سکونت کی جگہ سے ہوتا ہے اور دلہن کے ورثاء اسی سے نکاح کیلئے رابطہ کرتے ہیں ایسا کرنا نہ صرف قانونی معاملات میں مدد دیتا ہے بلکہ دلہن کی نمائندگی میں مثبت ثابت ہو سکتا ہے ۔نکاح خواں کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف نکاح کا فارم مہیا کرے بلکہ دونوں فریقین کو قانون اور شرع کی

روشنی میں بہتر مشورہ بھی دے۔ یہ نکاح خواں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ نکاح نامے کی ہر شق پر مناسب بحث ہو اور کوئی رق خالی نہ ہو۔

نکاح رجسٹر کروانا

ازدواجی حقوق حاصل کرنے کیلئے نکاح اصل ثابت ہونا ضروری ہے اور ایک رجسٹرڈ نکاح ثابت کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ ازدواجی معاملات میں عدالت بروقت مدد بھی فراہم کرسکتی ہے جب نکاح رجسٹرڈ ہو یونین کونسل کے پاس ہر رجسٹرڈ نکاح کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ اور رجسٹر نکاح نامہ کی نقل فیس کی ادائیگی پر متعلقہ یونین کونسل سے حاصل کی جاسکتی ہے

☆ ہر یونین کونسل میں ایک نکاح رجسٹرار ہوتا ہے۔

☆ ہر نکاح کو رجسٹر کروانا لازمی ہے۔

☆ نکاح خواں کیلئے لازمی ہے کہ وہ نکاح رجسٹرار کو ہر نکاح کی اطلاع دے۔

☆ نکاح رجسٹرار ہر نکاح کا اندراج یونین کے ریکارڈ میں کرواتا ہے۔

نکاح رجسٹر نہ کروانے والے نکاح خواں کو تین ماہ قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

غیر رجسٹر شدہ نکاح شادی شدہ زندگی کیلئے مسائل پیدا کرسکتا ہے مثلاً مرد و عورت حدود آرڈیننس کے تحت زناء کے مجرم قرار دیئے جاسکتے ہیں یا ایسے قانونی معاملے میں پھنسائے جاسکتے ہیں۔

غیر رجسٹر شدہ نکاح کو درج ذیل صورتوں میں ثابت کرنا نہایت مشکل اور پیچیدہ ہوسکتا ہے

☆ اگر اچانک میاں بیوی کا انتقال ہوجائے۔

☆ خاوند کی گمشدگی کی حالت میں پیچیدہ مسائل کی صورت میں۔

خاوند اور بیوی کو کسی ایسی صورت کا سامنا ہو جب شادی کے گواہان موجو نہ ہوں یا انتقال کر گئے ہوں مثلاً زناء کا الزام لگایا گیا ہو۔

☆ بچوں کی تحویل اور سرپرستی کے وقت

☆ مہر غیر موجل کی ادائیگی کے موقع پر خصوصاً جب خاوند وفات پا جائے۔

☆ جونہی نکاح انجام پائے اس بات پر اسرار کریں کہ نکاح خواں جلد از جلد نکاح رجسٹر کر دے۔

☆ مرد و عورت اپنی اپنی نکاح نامے کی کاپی حاصل کریں اور اس بات کا اطمینان کر لیں کہ نکاح رجسٹرار کی مہر اور دستخط موجود ہیں اور بعد ازاں کوئی رد و بدل تو نہیں کیا گیا ہے

دولھا اور دلھن کی عمر اور تاریخ پیدائش

☆ دولہا اور دلہن کی صحیح عمر لکھی جائے۔ کسی قسم کی غلط بیانی میاں بیوی کی زندگی پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے۔

☆ اگر دولہا کی عمر 18 سال سے کم ہے تو دولہا کے والدین یا سرپرست کو دلہن کی کفالت کی ذمہ داری اٹھانی پڑے گی۔ ایسی شرائط اور تفاصیل شق نمبر 17 میں طے کی جاسکتی ہیں ایسے حالات میں دلہن کے والدین یا سرپرست یا خود دلہن اچھی طرح اطمینان کر لیں کہ دولہا عاقل و بالغ اور اپنی شادی شدہ زندگی کی تمام تر ذمہ داریاں اٹھا سکتا ہے۔

☆ اگر دولہن کی عمر 18 سال سے کم ہے تو اس کا نکاح اس کے والد یا سرپرست (ولی) کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔

قانون کے مطابق 18 سال سے کم عمر لڑکے اور 16 سال سے کم عمر لڑکی کی شادی کروانا جرم ہے اور ایسا کرنے والے کو کم از کم 3 ماہ قید یا 1000 روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دلھن کی سابقہ ازدواجی حیثیت

☆ دلہن کی سابقہ ازدواجی حیثیت کے بارے میں غلط بیانی اس کے حقوق کی پاسداری میں مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

☆ بیوہ یا طلاق یافتہ ہونے کی صورت میں تمام لازمی تفاصیل سے آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ آئندہ زندگی کی بنیاد سچائی پر رکھی جاسکے۔

☆ اگر دلہن بیوہ یا ملحقہ ہے تو اس کے بچوں کی تعداد اور نام ٹھیک لکھے جائیں تاکہ بعد ازاں

قانونی پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔

☆ اگر دلہن کی پہلے شادی کے بچے ماں کی سرپرستی میں ہیں تو ان کی آئندہ سرپرستی کے بارے میں بھی **تفصیلات** نکاح نامے میں طے کی جا سکتی ہیں مثلاً آیا شادی کے بعد بچوں کی کفالت پر کسی قسم کی رکاوٹ تو نہیں ہے۔ اگر بچے ماں کے پاس رہیں گے تو ان کی کفالت کون اور کس حد تک کرے گا۔ اور خاص طور پر کیا دولہا کوئی خاص ذمہ داری اٹھا رہا ہے وغیرہ۔

☆ بچوں کی تحویل اور سرپرستی کے متعلق تمام باتیں شق نمبر 17 میں طے کی جا سکتی ہیں۔

دولہا اور دلہن کے وکیل (نام بمعہ ولدیت وسکونت)

☆ دولہا اور دلہن اس بات کا مکمل حق رکھتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی کا وکیل نامزد کریں۔ اس سلسلے میں کسی قسم کا دباؤ ان پر زبردستی کے مترادف ہوگا۔

☆ کوشش یہ کی جائے کہ دلہن کیلئے ایسے شخص کو نامزد کیا جائے جو دلہن کا قابل اعتماد اور قریبی رشتہ دار ہو اور دلہن اس سے اپنے شکوک وشبہات کھل کر بیان کر سکے۔

وکیل کے گواہ (نام بمعہ ولدیت وسکونت اور دلہن سے رشتہ)

☆ یہ گواہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ دلہن / دولہا کی مرضی کا وکیل مقرر کیا گیا ہے اور اس پر کوئی زور زبردستی نہیں کی گئی۔

☆ ان گواہوں کا وکیل کی تقرری کے وقت موجود ہونا سچی گواہی کیلئے ضروری ہے۔

☆ دولہا/دولہن کے قریبی رشتہ دار یہ فرائض سرانجام دے سکتے ہیں۔

شادی کے گواہ (نام بمعہ ولدیت اور سکونت)

شادی کے گواہ کون ہوسکتے ہیں؟

☆ ایسے بالغ وعاقل افراد جو شادی کے موقع پر موجود ہوں۔

☆ شرط یہ ہے کہ دولہا اور دلہن کی رضامندی ان گواہان کی موجودگی میں لی جائے۔

☆ ایسے لوگ جو چلنے پھرنے سے معزور ہوں یا قانونی طور پر گواہ نہ بنائے جا سکتے ہوں انہیں

شادی کا گواہ بننے سے بچنا چاہیے۔

☆ عام طور پر خاندان کے بزرگوں کو گواہ مقرر کیا جاتا ہے اگر کسی قریب المرگ شخص کو گواہ مقرر کیا جارہا ہے تو بعدازاں قانونی مسائل میں اس شخص کی غیر موجودگی پیچیدگیاں پیدا کرسکتی ہے۔

کوشش رہے کہ ایک گواہ اور دولہا اور ایک دلہن کی طرف سے نامزد کیا جائے تاکہ دونوں کی یکساں طور پر نمائندگی ہوسکے۔

حق مہر کی رقم

حق مہر کسی بھی شادی میں دلہن کا جائز، شرعی اور قانونی حق ہے اور اس سے کسی صورت میں اسے محرور نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہر صورت میں دلہن کو اس کا حق مہر ادا کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ بیوی اپنی مرضی سے حق مہر سے دستبردار نہ ہوجائے حق مہر ادا کرتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور شوہر صاف الفاظ میں بیوی کو بتائے کہ یہ اس کا حق مہر ہے۔

مہر کی اقسام

☆ **مہر موجل یعنی فوری طور پر ادا کیا جانے والا مہر:** یہ مہر عین نکاح کے وقت ادا کیا جاسکتا ہے یا جب بھی بیوی اس کا مطالبہ کرے اسلامی قوانین کے مطابق حق مہر کی ادائیگی کے بغیر شادی فاسق ہوگی

☆ **غیر موجل یعنی بعد میں ادا کیا جانے والا مہر:** یہ مہر خاص شرائط اور وقت سے متعلق ہوتا ہے۔ مہر غیر موجل دلہن کے حقوق کی پاسداری کا ایک اور ذریعہ ہے جو دلہن کی آئندہ آنے والی زندگی کو پر سکون بنائے اور اس کے مستقبل کا تحفظ کرنے میں مددگار ثابت ہو۔

مہر غیر موجل کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں مثلاً

☆ مہر کا وہ حصہ جو دولہا فوری ادا نہیں کرسکتا یا اس کے موجود سماجی و معاشی حالات ناموافق ہوں ایسی صورت میں ایک خاص مدت متعین کی جاسکتی ہے جس کے اندر اندر مہر واجب الادا ہوگا۔

☆ مہر کا وہ حصہ جو دولہا کے ورثا کے ذمہ ہو اگر دولہا کی موت ہوجائے ایسا مہر ہر صورت واجب

الا دا ہوتا ہے۔خاص طور پر جب خاوند کی جائیداد بانٹی جانی ہو۔اس طرح کا مہر بیوی/بیوہ کے وراثت حق سے علیحدہ تصور کیا جاتا ہے۔

☆ مہر کا وہ حصہ جو دولہا کی طرف سے طلاق کی صورت میں ادا کیا جاتا ہو اگر طلاق رخصتی سے پہلے ہی دے دی گئی تو آدھا مہر ادا کرنا ہوگا۔

مہر کی رقم کیسے مقرر کی جائے۔

☆ زمانہ وقت کے سماجی معاشی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

☆ دولہا/دلہن کے سماجی اور معاشی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

☆ اسلامی قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

☆ خصوصاً مہر غیر موجل مقرر کرتے وقت خیال رکھا جائے کہ نقد رقم کے متبادل ایسی اشیاء رکھی جائیں جن کی قدر و قیمت وقت کے ساتھ بڑھے جیسے سونا، چاندی زمین وغیرہ۔

مہر معاف کرنے کی صورتیں

حق مہر معاف کرنا صرف بیوی کے اختیار میں ہے زور زبردستی کر کے حق مہر معاف کروانا قانوناً جرم ہے ناموافق حالات میں معاف کیا گیا مہر قانوناً معاف نہیں کیا جاتا مثلاً

☆ شوہر بیوی کی طلاق اس شرط پر دے جبکہ وہ مہر موجل سے دستبردار ہو جائے۔

☆ شوہر بستر مرگ پر ہو اور بیوی سے مہر معاف کرایا جائے۔

☆ شوہر کا انتقال ہو جائے اور بیوہ سے مہر معاف کروایا جائے۔

حق مہر ادا کرتے وق اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور شوہر صاف الفاظ میں بیوی کو بتائے کہ یہ اس کا حق مہر ہے۔اگر مہر کی رقم نکاح نامے میں نہیں لکھی جا رہی تو بعد ازاں عدالت یا مصالحتی کونسل اس رقم کو دولہا اور دلہن کے معاشی حالات کے مطابق طے کر سکتی ہے۔